www.urduchannel.in

وابستہ

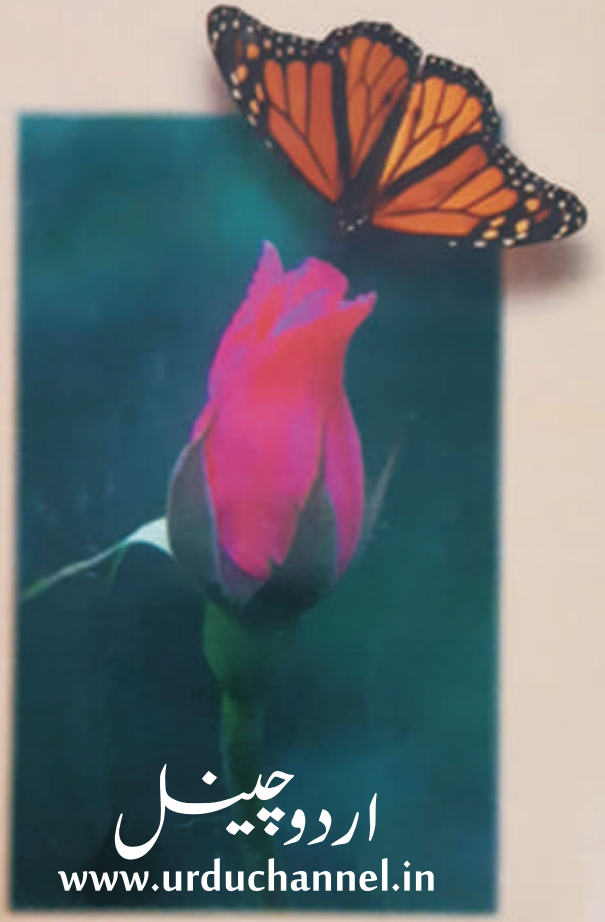

اردو چینل
www.urduchannel.in

سلیم محی الدین

www.urduchannel.in

"سلیم محی الدین اُن جدید شعراء میں سے ہیں جن کے نزدیک روایت راہ کا پتھر نہیں سنگ میل ہے۔ جو راہ رو کے سفر کی سمت متعیّن کرتا ہے۔ سلیم روایت سے قوتِ پرواز حاصل کر کے نئے اُفق میں پرواز کرتے ہیں اور یہی اُن کے لہجہ کی تازگی، توانائی اور دلپذیری کا راز ہے۔

۸۰ء کے بعد منظر عام پر آنے والے شعراء نے جدیدیت کی انتہا پسندی اور ترقی پسندی کی سیاست زندگی سے آزاد ہو کر جس اسلوب کو اپنایا ہے۔ اس میں تجربے کی جرأت بھی ہے، سیاسی و سماجی منظر نامہ بھی اور فرد کے وجود کا شدید احساس بھی، سلیم محی الدین کی شاعری اس اسلوب کا خوبصورت اور خوب سیرت نمونہ ہے۔

مجھے یقین ہے کہ مجموعہ اپنے اظہار کی ندرت اور فن کی جمالیاتی قدروں کے احترام کے سبب، شعر و ادب کا صحیح مذاق رکھنے والوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔"

بشر نواز

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وابستہ

سلیم محی الدین

زیر اہتمام

وجد میموریل ٹرسٹ اورنگ آباد (مہاراشٹر)

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

© جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ——— وابستہ
شاعر ——— سلیم محی الدین
اشاعت اوّل ——— دسمبر ۱۹۹۸ء
تعداد ——— ایک ہزار
طباعت ——— سویرا آفسٹ پرنٹرس، بھڑکل گیٹ اورنگ آباد
کمپوزنگ ——— سید ذاکر احمد، آرچی گرافکس، روشن گیٹ، اورنگ آباد۔
سرِورق ——— ڈیزائن شاپ، پٹن گیٹ، اورنگ آباد
ناشر ——— مخدوم محی الدین
قیمت ——— ۱۰۰ روپے
ترتیب ——— فاروق شمیم، حافظ عیاض، منتہیٰ محی الدین،

رابطہ

مخدوم محی الدین

تراب الحق کالونی، شاہی مسجد، پربھنی پن نمبر ۴۳۱۴۰۱ (مہاراشٹر)

فون نمبر (02452) 21863

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وَالِدَہ

مُحترمہ

کے

نام

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

تازہ کار شاعر سلیم محی الدین

اسے ایک اتفاق ہی کہنا ہوگا کہ ترقی پسند تحریک کا خاص شعری میڈیم نظم ٹھہری تھی اور غزل گو شعرا میں محض انھیں کے ناموں کا شہرہ تھا جو روایتی شاعر کہلاتے تھے، جیسے جگر، حسرت موہانی، یگانہ اور فانی وغیرہ۔ خود فراق کو بھی ہمیں بعض گنجائشوں کے ساتھ اسی سلسلے کی کڑی سمجھنا چاہیے۔ فیض اور مجروح کے سروں پر بہت بعد میں دستار فضلیت باندھی گئی۔ اسی کے پہلو بہ پہلو میراجی کے گروہ نے بھی غزل کو التفات کے لائق نہیں سمجھا اور نظم ہی ان کے کاروبار شوق کا محور و مرکز بنی رہی۔ لیکن ایک تیسرا دھارا اور تھا جو ناصر کاظمی کے بعد رونما ہوتا ہے اور جسے ۶۰ء کے بعد اپنی صحیح سمت ملتی ہے اس کا تسلسل جدید غزل گو شعرا میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ظفر اقبال، سلیم احمد، احمد مشتاق، شہزاد احمد، خلیل الرحمن اعظمی، محمد علوی، منیر نیازی، باقی اور بشر نواز وغیرہ کی نسل نے اپنے صحیح معنی میں غزل کو ایک نئی آب ایک نئی جان بخشی۔

مسرت کا مقام ہے کہ اس سلسلہ کو برقرار رکھنے والوں میں سلیم محی الدین بھی ہیں جو نوجوان ہیں اور غزل گوئی کی بڑی عمدہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ غزل کے عمومی محاورے کو توڑنا بڑا مشکل کام ہے اور یہ کام سلیم محی الدین نے بڑے سلیقے اور بڑی عمدگی سے کیا ہے۔ سلیقہ ان معنوں میں کہ غزل کے عمومی محاورے یا اسلوبیاتی ساختوں کو جن حضرات نے توڑنے کی سعی کی ہے ان میں بالیدگی کا جوہر کم سے کم تھا نتیجتاً اس قسم کے تجربات کم زور لمحوں کا واقعہ بن کر رہ گئے۔

سلیم محی الدین کی غزل اپنی تلفیظ (ڈکشن) میں تازہ کار، اور مضامین میں گہری سنجیدگی کی حامل ہے۔ انھیں سطحوں پر یہ نامانوس کاری کا تاثر بھی فراہم کرتی ہے اور جہاں اجنبیت ہے، نامانوس کاری ہے وہیں حیرت آثاری بھی واقع ہوتی ہے۔ سلیم کی غزل انھیں تنوع کیفیتوں کا ایک خوبصورت حوالہ ہے۔

ڈاکٹر عتیق اللہ

شعبہ اردو۔ دہلی یونیورسٹی۔ دہلی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سلیم کی شعری کائنات

گذشتہ دو دہائیوں میں مراٹھواڑہ جن سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے گذرا ہے ان کا راست یا بالراست اثر ہماری ثقافتی اور ادبی زندگی پر بھی پڑا ہے۔ دوسری زبانوں مثلاً ہندی اور مراٹھی کے بولنے والے عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے شاعر اور ادیب چند مخصوص قسم کے موضوعات اور اسالیب کے چکر سے باہر نکل ہی نہیں پاتے۔ اردو اور دوسری زبانوں کے درمیان پائے جانے والے ترسیلی فصل کی وجہ سے یہ غلط فہمی عام ہوتی جارہی ہے۔ اس ضمن میں ترقی اردو بورڈ، ساہتیہ اکادمی اور مختلف ریاستی اکادمیوں کی مساعی قابل تحسین ہیں۔ ہمارے کئی شاعر اور ادیب ایسے ہیں جن کی تخلیقات کا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ قاضی سلیم، بشر نواز، قمر اقبال، جاوید ناصر، محمود شکیل وغیرہ ایسے نام ہیں جن کے بغیر اردو کا کوئی ادبی انتخاب مکمل نہیں ہوسکتا۔ لیکن کئی ایسے شعرا، اور افسانہ نگار بھی ہیں جو ہماری اپنی تنقیدی بے اعتنائی کا شکار رہے ہیں۔ مثلاً احسن یوسف زئی، شاہ حسین نہری، فاروق شمیم، وحید کلیم وغیرہ۔ کسی کو اتنی فرصت نہیں کہ ان پر مضامین لکھے اور نہ ہی کسی کو ان پر تحقیق کی توفیق حاصل ہے۔

اسکے برعکس ہماری ریاستی زبان ہی کو لے لیجئے۔ مسلسل کچھ نہ کچھ ہورہا ہے۔ کتابوں اور رسالوں کی اشاعت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مراٹھی اور ہندی میں ادب کی کیا صورتحال ہے۔ ان زبانوں کے مقابلے میں اردو کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ایسا نہیں لگتا کہ کسی کو اس کی پرواہ ہے۔ گرامین ساہتیہ، دلت ساہتیہ اور اسی طرح کی دوسری تحریکیں مراٹھی کلچر میں ادبی اور سماجی زندگی میں فعالیت کا باعث ہیں اردو کے شعراء اور ادیبوں کے برعکس ان کے مسائل علاقائی ہیں، ان کے موضوعات علاقائی، ان کے اسالیب پر علاقائی زبان کی چھاپ ملتی ہے جبکہ ہمارے ناقد اور ادیب علاقائیت کے نام سے بدکتے ہیں۔ عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ادب کا علاقائی ہونا اس کی اہمیت اور اعتبار کے لئے مہلک ہے۔ یہ مفروضہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بھی عام ہے کہ علاقائی تناظر میں لکھنے سے ادیب و شاعر کا نکتہ نظر اور مطمع نظر محدود ہو جاتے ہیں ۔ علاقائیت اور مقامیت کا فرق بھی واضح نہیں ہے اور اکثر مضمون نگار حضرات خلط مبحث کا شکار نظر آتے ہیں۔ بشر نواز نے اپنے ایک مضمون میں انھیں " معصومین ادب " کہا تھا ۔ اور یقینا درست کہا تھا ۔ یہ لوگ اس حقیقیت سے واقف ہی نہیں ہیں کہ دنیا کا بہترین ادب بنیادی طور پر علاقائی ہے۔ دراصل ادب اور ادبی قدریں جب تک اپنے علاقے اور اپنی زمین سے وابستہ نہیں ہوتے ،اس کے مسائل اور موضوعات جب تک علاقائی تناظر میں نہیں دیکھے جاتے اور جب تک علاقائی معاشرہ ، ثقافتی ، لسانی اور سماجی رویے ان کے پیش نظر نہیں ہوتے ادب قومی روایات سے اپنا رشتہ استوار نہیں کرسکتا ۔ یہ فرض کرلینا کہ علاقائیت اور قومیت جداگانہ حقائق ہیں تہذیبی اور جغرافیائی اعتبار سے خیال خام کے سوا کچھ نہیں۔

ہمارے وہ شاعر اور ادیب جو دوسری زبانوں کی روایتوں اور ادب سے واقف ہیں کبھی اس بات کی شعوری کوشش نہیں کرتے کہ علاقائیت سے اپنا دامن بچائیں بلکہ قاضی سلیم ، بشر نواز ، احسن یوسف زئی ، محمود شکیل ، رفعت نواز وغیرہ کی تخلیقات کا بغور مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ علاقائی تہذیب و ثقافت کی نیرنگی ان کے اسالیب میں جان ڈال دیتی ہے ، البتہ ہمارے نوجوان شعراء اور ادیب ، ادبی حسیت کے ان مناصب سے پوری طرح واقف نہیں ہیں ۔ چند ہی نام ایسے ہیں جو اس سے مستثنی قرار دیے جاسکتے ہیں ، یہ ہیں فاروق شمیم ، وحید کلیم اور سلیم محی الدین ۔

سلیم محی الدین نے اپنے شعری سفر کا آغاز نوجوانی میں کر دیا تھا ۔ صاف ستھرا شعری مذاق رکھتے ہیں اور لب و لہجہ پر اختیار ہے لہذا جلد ہی مشاعروں میں مدعو کئے جانے لگے اور اپنے ساتھیوں میں مقبول ہوگئے ۔ ویسے یہ بھی درست ہے کہ مشاعروں میں شرکت اور مشاعروں سے حاصل شہرت لائق اعتبار نہیں ہوتی لیکن اس کی اپنی اہمیت ہے ۔ مشاعرے ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں جہاں سے آپ اپنی بات اور اپنا پیغام لاکھوں لوگوں تک

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پہنچا سکتے ہیں ۔ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ آپ عوام تک پہنچ سکتے ہیں ۔ پھر ادب کا بنیادی مقصد ہی ترسیل ہے لہذا یہ بات بھی اہم ہو جاتی ہے کہ آپ ترسیل کے فی زمانہ دستیاب وسائل کو کس طرح بروئے کار لاتے ہیں ؛

گذشتہ چند برسوں میں جس نوجوان شاعر کو مرہٹواڑہ کے خاص و عام میں شہرت ملی وہ ہے سلیم محی الدین ۔ زیر نظر مجموعہ میں سلیم کی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں ۔ غزلوں اور نظموں کے اس انتخاب میں سلیم کے دوست احباب اور خیر خواہان کی بے لوث محنتیں بھی شامل ہیں ۔ صاف ستھرا شعری مذاق ، سیدھا سادہ اور شگفتہ لب و لہجہ ، اطراف و اکناف کے معمولات کا راست اظہار اور فکر و احساس میں تہ نشیں سوز و گداز سلیم کے شعر کو توانائی فراہم کرتے ہیں ۔ ہمارے دیگر شعراء اور افسانہ نگاروں کی طرح سلیم کی شعری کائنات بھی ایک مخصوص دائرہ پر محیط ہے جو فصل زمانی سے نہیں بلکہ مکانیت کی کشادگی سے مستنبط ہے ۔ ہمارے رسم و رواج ، بود و باش ، تہذیبی اور معاشرتی انسلاکات مکانیت کا وہ دائرہ مرتب کرتے ہیں جو ہماری فکری اور احتساسی فعالیت پر منتج ہے ۔ یہی وہ عمل ہے جو محمود شکیل ، رفعت نواز اور نورالحسنین کے افسانوں میں بستیاں بساتا ہے ، کرداروں کو آباد کرتا ہے اور سلیم محی الدین کی غزلوں میں تہ نشین تہذیبی جہتوں کی شناخت متعین کرتا ہے ۔ درج ذیل اشعار دیکھیے ؛

کھڑکیوں پر سجے ہیں افسانے
برملا واقعہ ہے دروازہ

یاد کی دھوپ کا اک دریچہ کھلا
نیند کے سائبانوں کو موسم ملے

زندگی سے کوئی تو رشتہ ہو
تیر ہونا ، کمان میں رہنا

کہنے کو ہیں گھر دو دو
بھٹک رہا ہے تنہا خواب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہم بھی سینے میں آگ رکھتے ہیں
کوئی رشتہ کپاس مت کرنا

آئنوں سے الجھ الجھ پڑنا !
سایہ سایہ مصالحت کرنا !!

سلیم کی شعری لفظیات پر غور کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ ان کی غزلوں میں مکان ، دروازہ ، سائبان ، دہلیز ، آنگن ، کھڑکیوں اور ان میں بسنے والے کرداروں کی ایک دنیا آباد ہے جو مکانیت کے مخصوص دائرہ سے مستنبط ہے اور جن کی معنویت انہی میں معکوس ہے ۔ ایک ایسا معاشرتی تناظر جہاں یاد کی دھوپ دریچہ بن کر کھلے ، جہاں نیند کو سائبان میسر ہوں ، جہاں کھڑکیوں میں افسانے سجے ہوں اور دروازہ برملا واقعہ قرار پائے ، جہاں سایہ سایہ مصالحت ہو اور سینوں میں محفوظ آگ رشتوں کی کپاس پر چقماق سے نکلی چنگاری کا کام کرے ایک ایسے مکانی دائرہ کی تشکیل کرتا ہے جس میں ہماری بود و باش ہے اور جہاں ہمارا فن آباد ہے ۔

مراٹھواڑہ کی افسانہ نگاری کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ زمانی جبر کی وجہ سے جو جذباتی اور فکری انتشار اور تناؤ اردو کے دیگر افسانہ نگاروں کے پاس مسئلہ بن جاتا ہے وہ یہاں مکانی کشادگی میں تحلیل ہو کر معاشرتی اثاثہ بن جاتا ہے ۔ پھر ہمارے شعراء کے پاس مکانیت سے مراد محض مقامیت نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی متعینہ حد ہے ۔ مکانیت ہمارے پاس دراصل ایک احتسابی سلسلہ ہے جو خارج اور باطن کو ایک اٹوٹ رشتہ میں باندھ دیتا ہے اور نتیجتاً خارجی مظاہر باطن کی توسیع ہو جاتے ہیں اور داخلی محسوسات خارج سے تنویر پاتے ہیں ورنہ عام طور سے یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ باطن و خارج کے تصادم سے فکر و نظر میں ایک ناقابل عبور ثنویت در آتی ہے اور نتیجتاً فہم و ادراک کی بساط الٹ جاتی ہے ۔ یہاں یہ بات بھی مدنظر ہونی چاہئے کہ علاقائیت کا دائرہ سمٹتا ہوا اسقدر محدود نہ ہو جائے کہ فن کار مکانیت کا اسیر نظر آنے لگے ۔ یہاں اشارۃً اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان فنکار اس حد فاصل کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور سلیم محی الدین بھی اس سے مستثنیٰ نہیں چند مخصوص الفاظ اور

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اصطلاحوں کی تکرار سے سلیم کی غزلوں میں بھی اس بات کا شائبہ پیدا ہوتا ہے کہ شعوری یا لا شعوری طور پر سلیم نے اپنے فن کو محدود کر دیا ہے ایسا نہیں ہے کہ سلیم کی شاعری اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اور نہ اس طرح کا مطالبہ کسی نوجوان شاعر سے کیا جانا چاہئے ۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان شاعر بشمول سلیم محی الدین اپنے آپ کو اس قید سے آزاد کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

سلیم کی غزلوں کے اسلوب کا دوسرا مسئلہ اس کی رومانویت ہے ۔ زیر نظر مجموعہ میں کئی ایسے اشعار ہیں جن کا موضوع روایتی ہے اور جن کا ڈکشن رومانوی ۔ یہ کوئی کلیہ نہیں کہ شاعر عشق و رومان سے گریز کرے بلکہ ہماری کلاسیکی شاعری کا بڑا اور قابل اعتبار حصہ انہی موضوعات پر مشتمل ہے عشق اور معاملات عشق ہماری کلاسیکی شاعری کے اہم ترین موضوعات ہیں لیکن ہمارے اساتذہ کے پیش نظر وہ معاشرہ اور وہ تہذیب تھی جہاں ہجر و وصال اور ان کے متعلقات ایک خاص نکتۂ نظر اور مکتب فکر کے پروردہ تھے ۔ تذکیر و تانیث کے مختلف رجحانات اور عاشق و معشوق کے معاملات روحانیت اور تصوف کی روایات سے ماخوذ تھے ۔ اس کے برعکس ہمارے نوجوان شعراء کے پاس ان موضوعات کی تکرار اور افراط رومانوی اور جذباتی ناسطالجیا پر مبنی ہے اور اکثر عمومیت کا شکار نظر آتی ہے ۔ لہذا اس سے احتراز لازمی ہوجاتا ہے ۔

سلیم کی غزلوں کو پڑھنے سے یہ احساس بار بار جاگزیں ہوتا ہے کہ وہ معاشرہ اور وہ تہذیب جس کی اپنی پائیدار قدریں اور جلال و جمال کی اپنی شعریات تھیں ، زوال پذیر ہے ، وہ استعارے اور علامتیں جن سے فرد کی شناخت متعین ہوا کرتی ہے اپنی معنویت کھو چکے ہیں ۔ نئی علامتوں اور نئے استعاروں کی تلاش اور دریافت میں جدید انسان لفظ لفظ بھٹک رہا ہے ۔ مذہبی اور معاشرتی حوالے اگر گم ہوجائیں یا دھندلا جائیں تو فرد ایک اتھاہ احساس زیاں کا شکار ہوجاتا ہے ۔ یہی وہ احساس زیاں ہے جو سلیم کی غزلوں میں دولت بیدار کا کام کرتا ہے ۔

پھر کسی موج کی تمنا میں
انگلیاں ریت پر بچھائیگا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کشتیوں کے سفر سے ڈرتے ہیں
ہم جزیروں میں جیتے مرتے ہیں

نہ شبنم، نہ موتی، نہ خوشبو، نہ آنسو
کسی آنکھ میں کوئی موسم کہاں ہے

عکس خوشبو نہ آئنے رکھنا
اب دریچوں میں زاویے رکھنا

جن کو بین السطور ہونا تھا
حاشیئے پر بنی لکیر ہوئے

سلیم عصری معاشرتی زندگی کے فکری اور احتساسی تقاضوں سے پوری طرح باخبر ہے۔ اپنے دیگر معاصرین کی طرح سلیم بھی اس صداقت کا ادراک رکھتا ہے کہ تصنع، ریاکاری بے بضاعتی اور بے معنویت عصری زندگی کے تلخ حقائق ہیں اور شائد ان سے فرار بھی ممکن نہیں لیکن تصنع کو تصنع کہنا اور مکروفریب کے چہرہ سے نقاب کھینچ لینا بھی ایک جراءت مندانہ اقدام ہے۔ وہ کام جو کبھی صوفیاء اور سنتوں نے کیا اب فنکار کی ذمہ داری بن گیا ہے۔ فن کار کی ذمہ داری محض یہ نہیں ہے کہ وہ حق و باطل میں تفریق کرے، کہ یہ عمل تو صدیوں سے جاری ہے۔ آج فنکار پر یہ ذمہ داری آن پڑی ہے کہ وہ ان میں خط فاصل کھینچے اور ان جہتوں کی طرف اشارہ کرے جن کی دریافت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی روایتوں کا اعتبار پیدا ہوتا ہے۔ سلیم کے چند اشعار دیکھیں:

آئنوں سے الجھ الجھ پڑنا!
سایہ سایہ مصالحت کرنا!!

خدا ہی حافظ، خدا نگہباں
سنا ہے اسکے مشیر ہو تم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

چلچلاتی دھوپوں میں برف لے کے بیٹھے ہیں
دل جلے تجارت بھی بے مثال کرتے ہیں

پڑھ رہے تھے کل تک جو مرثیئے بصارت کے
تہمت شناسائی آئنوں پہ دھرتے ہیں

چہرہ چہرہ دھول جمی ہے
تصویروں پر شیشہ ہے

ایسے اور اس قماش کے کئی اشعار سلیم کی غزلوں میں مل جائیں گے جو ضدین کا ایک دائرہ بناتے ہیں ان ضدین کی تکرار میں احساس زیاں ، اشیاء اور ان کی مابہیت میں تہ نشین بے ثباتی ، حرف و صوت کی اساس میں نمو پذیر بے معنی اظہار اور عصری معاشرہ میں معنویت کی بے معنی تلاش مضمر ہے ۔ ان ہی ضدین سے سلیم کی شعری حسیت کی تربیت و تہذیب ہوتی ہے ۔ اسی دائرہ کے اردگرد اس کی فکر گھومتی نظر آتی ہے ۔ علم ہندسہ کا ایک بنیادی کلیہ یہ ہے کہ طویل خط کو مختصر کرنا ہو یا کسی بڑے دائرہ کو چھوٹا کرنا ہو تو ایک بڑا خط یا دائرہ بنا دیجئے جس کے خطوط زیادہ واضح ہوں ۔ منطقی طور پر پہلا دائرہ چھوٹا ہو جائے گا ۔ بالکل اسی طرح دروازوں ، دریچوں ، سائبانوں اور دیگر مانوس استعاروں اور علامتوں کے واضح خطوط سلیم کی غزلوں میں ایک دائرہ منور کو متشکل کرتے ہیں ۔ ان کی مانوسیت ہی ان کی معنویت اور اعتبار کی موجب ہے ۔ مانوس اشیاء ، استعارے اور پیکر اس ورثے سے جلا پاتے ہیں جس کی جڑیں لاشعور اور تحت الشعور میں پیوست ہیں اور جو وقتاً فوقتاً شعور کی سطح پر آکر جھلملا اٹھتا ہے ۔ ایسے ہی لمحات میں احسن یوسف زئی کے پاس " یافت نا یافت کنارے لگے " جیسے مصرعے آتے ہیں اور بشر نواز کے پاس اس طرح کا اظہار :

رہ رہ کے چمک اٹھتے ہیں موتی سے فضا میں
دل غم کو سر نوک مژہ تول رہا ہے

انہی عکساں و لرزاں ، گریزاں ساعتوں کی دریافت اور شاعرانہ بازیافت سلیم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کے شعر کو تازگی اور شگفتگی عطا کرتی ہے ۔ خارجی مظاہیر کی بے بضاعتی اور قدروں کی زوال پذیری کے باوجود سلیم شعر کے منصب خاص سے مایوس نہیں ہے : وہ کہتا ہے :

ڈھونڈھ لے گا کملی زمیں مجھ میں
اک پرندہ ہے جاگزیں مجھ میں

اک عنایت کا نام گھر ہے سلیم
نیکیوں کا صلہ ہے دروازہ

بے کماں ہیں پہ تیر رکھتے ہیں
ہم کہ زندہ ضمیر رکھتے ہیں

سب طنابیں کسی کسائی ہیں
آزما لے ہنر ہوا اپنا

ہم چراغوں کو زندگی دیں گے
تم ہواؤں کے کان بھر دینا

ان اشعار کو پڑھ کر ایسا لگتا ہے جیسے استعاروں اور پیکروں کے ذریعے ایک چھوٹا سا لیکن روشن دائرہ متشکل ہوتا جارہا ہے جس کے خطوط بہت ہی واضح اور مانوس ہے لیکن جسکی وسعت زمانے کی دست برد کی شکار ہے ۔ دائرہ سمٹتا ہوا دریچے ، دروازوں اور سائبانوں تک آچکا ہے لیکن یہی وہ دائرہ جو نکہت و نور کا مامن و مرکز بھی ہے اور اسی سے جینے کے اندک وبسیار ۔

زیر نظر مجموعے میں سلیم کی چند نظمیں بھی شامل ہیں جن میں پودوں کا سفر ، یا اخی ، بدھا پھر مت ہنسنا قابل ذکر ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ سلیم محی الدین کا یہ شعری مجموعہ اردو قارئین میں مقبول ہو گا اور لوگ اسے محبت اور ذمہ داری سے پڑھیں گے ۔

ڈاکٹر ارتکاز افضل

صدر شعبہ انگریزی ،

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد ۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

سمندر ترا کشتیاں بھی تری
روانی بھی تو آندھیاں بھی تری

ترے دم سے ہے خود نمائی مری
ترے پھول سب پتیاں بھی تری

کروڑوں خیالوں کا تو اک خیال
مرا فن مری انگلیاں بھی تری

دلوں کے سمندر کا مالک ہے تو
جزیروں کی سب بستیاں بھی تری

زمیں ، آسماں ، بارشیں ، چاہتیں
ہے منشا ترا ، مرضیاں بھی تری

میں دنیا کے ہاتھوں میں اخبار ہوں
ہے مضمون تو ، سرخیاں بھی تری

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ذلیل و خوار ہوتی جارہی ہے
غزل اخبار ہوتی جارہی ہے

دلوں میں نفرتیں، ذہنوں میں چیخیں
فصلِ تیار ہوتی جارہی ہے

سمٹتا جارہا ہے گھر کا آنگن
انا دیوار ہوتی جارہی ہے

کوئی بادل، کوئی صورت، کوئی دل
نظر بیمار ہوتی جارہی ہے

تبسّم زیر لب ہے اک کہانی
حیا کردار ہوتی جارہی ہے

ہمارے ساتھ یہ بوڑھی صدی بھی
گریباں تار ہوتی جارہی ہے

اے دکنی تلفظ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

جب سمندر قریب آئیگا
وہ بھی پتھر ہے ڈوب جائیگا

لاکھ شیشے اگر سجائیگا
ایک چہرہ کہاں سے لائیگا

اس نے مہندی رچا تو لی ہوگی
اب ہتھیلی کسے دکھائیگا

پھر کسی موج کی تمنا میں
انگلیاں ریت پر بچھائیگا

اس کا آنا تو خوب ہے لیکن
اس کا جانا لہو رلائیگا

اپنی قیمت کا ہوگیا احساس
اب کہاں آئینے سجائیگا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

بدلتی رُت میں کوئی روپ وہ بدلتا کیا
کہ ریگزار سے دریا کوئی نکلتا کیا

مرے لہو میں تو پہلے ہی آگ روشن تھی
ترے وجود کی گرمی سے میں پگھلتا کیا

ستارے ٹوٹ کے مٹی میں مل گئے کتنے
میں لے کے آس بلندی کی گھر سے چلتا کیا

خوشی ہے یہ کہ گرا بھی تو تیری ٹھوکر سے
سنبھل تو سکتا تھا گر کے مگر سنبھلتا کیا

سلیمؔ یہ بھی مرے دل کا کارنامہ ہے
چراغ ورنہ کوئی آندھیوں میں جلتا کیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کشتیوں کے سفر سے ڈرتے ہیں
ہم جزیروں میں جیتے مرتے ہیں

آسماں کی خبر نہیں رکھتے
ہاں زمینیں شمار کرتے ہیں

عکس نیلام کرچکی دنیا
آئینے بے سبب سنورتے ہیں

اڑ گئیں سب خیال کی پریاں
کچھ پرندے مگر اترتے ہیں

جھیل کے دائروں سے بادل تک
عکس مٹتے نہیں ابھرتے ہیں

درد کھلتا نہیں ہے شاخوں پر
دل کے موتی مگر بکھرتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

دھوپ بہتر نہ گھر بھلا اپنا
ہے کھلا سر ہی مسئلہ اپنا

مرثیئے پانیوں کے لکھتے ہیں
بادلوں سے ہے سلسلہ اپنا

اس کی آنکھوں میں اب تلاشیں کیا
عکس اپنا نہ آئینہ اپنا

سب طنابیں کسی کسائی ہیں
آزمالے ہنر ہوا اپنا

کھو گئیں انگلیوں کی پروازیں
نام کاغذ پہ جب لکھا اپنا

ہم ہتھیلی میں چاند رکھتے تھے
ہاں لکیروں پہ زور تھا اپنا

ہر سعادت ہوئی نصیب سلیمؔ
کون پڑھتا ہے مرثیہ اپنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آئینوں سے دھول مٹانے آتے ہیں
کچھ موسم تو آگ لگانے آتے ہیں

نیند تو گویا ان آنکھوں کی دشمن ہے
مجھ کو پھر بھی خواب سہانے آتے ہیں

ان آنکھوں میں رنگ تمہارے کھلتے ہیں
یہ موسم کب پھول کھلانے آتے ہیں

رونا ہنسنا ، ہنسنا رونا ، عادت ہے
ہم کو بھی کچھ درد چھپانے آتے ہیں

شبنم شبنم خواب اترتے ہیں مجھ پر
سو سو سورج دھوپ اُگانے آتے ہیں

جسم دکاں ہے ، ذہن بکاؤ شہروں میں
جنگل تو دو چار دوانے آتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کھلا بادباں کہ مقدّر کھلا
بپھرنے لگا تھا سمندر کھلا

کوئی خواب نظروں سے کب دور تھا
ذرا پاس آیا تو منظر کھلا

یہی واقعہ ہے یہی زندگی
اگر پاؤں ڈھانکے ہوا سر کھلا

میں ہوں آدمی کوئی بادل نہیں
مرا ہر ہنر ہے زمیں پر کھلا

میں دستک پہ دستک لگاتا رہا
جو کھلتا نہیں تھا وہی در کھلا

سمندر میں سانسیں بھی پتوار ہیں
یہ منظر بہر حال بہتر کھلا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کتاب آنکھوں پہ خواب پلکیں
عذاب اوپر عذاب پلکیں

دھنک دھنک ہیں حسین آنکھیں
مہک رہی ہیں گلاب پلکیں

نظر نوازی ، نگہہ پناہی
سمیٹتی ہیں ، ثواب پلکیں

بچھا ہوا ہے نصیب منظر
نظر ہے صحرا ، سراب پلکیں

حکایتوں کی اسیر دنیا
کہانیوں کی کتاب پلکیں

مکالموں کے حصار میں گم
سوال پلکیں ، جواب پلکیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

یونہی میلا ضمیر مت کرنا
ہم سے سیکھو مخالفت کرنا

یوں مواقع ہزار آتے ہیں
اپنے جذبات کی بچت کرنا

آئینوں سے اُلجھ اُلجھ پڑنا
سایہ سایہ مصالحت کرنا

ہم بھی سینے میں آگ رکھتے ہیں
کوئی رشتہ کپاس مت کرنا

ہر سہارا یتیم لگتا ہے
کوئی آساں نہیں ہے چھت کرنا

بولتا ہو جو لفظ لفظ سلیمؔ
کیا ضروری ہے دستخط کرنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

زندگی جب اُڑان بھر دینا
حوصلہ آسمان بھر دینا

عکس چہروں کو جب عطا کرنا
آئینوں میں گمان بھر دینا

اُس کی تصویر میں اتاروں جب
میرے مَولا تو جان بھر دینا

ہم چراغوں کو زندگی دیں گے
تم ہواؤں کے کان بھر دینا

اے گناہوں کو بخشنے والے
ہر سزا امتحان بھر دینا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ادراک

❖

لفظوں کی جادو نگری میں
ہم دونوں
ہم معنیٰ
اک لفظ ہوئے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ادھورا خواب

❖

زمیں پر ٹوٹ گرتا ہے
ادھورے خواب کا تارہ

بدن کی دھوپ میں اکثر
پناہوں کو ترستے ہیں
ابھرتے ڈوبتے سائے

جگا دیتا ہے نیندوں سے
مجھے اک لمس کا جادو
کبھی منڈلانے لگتی ہے

کسی کی یاد کی خوشبو
کبھی اندھی گپھاؤں سے
کوئی آواز آتی ہے
کبھی آدھے کبھی پورے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کبھی سچے کبھی جھوٹے
تمناؤں کی دنیا کے
مجھے قصّے سناتی ہے

کبھی پھولوں میں کھلتے ہیں
دہکتی آگ کے منظر
کبھی تو آگ کے بھیتر
دلوں کے پھول کھلتے ہیں

حسیں دو انگلیاں پیاری
سلونے خواب بنتی ہیں
مہکتی جھیل سی آنکھیں
نظر سے پھول چنتی ہیں

کوئی معصوم سی خواہش
مجھی میں سر اٹھاتی ہے
کبھی ہے رینگنے لگتی
کبھی کلکاریاں کرتی

مکمل خواب آنکھوں پر
نہ جانے کب، کہاں اترے
ہے راتیں سوچنا مجھ کو
ہے نیندیں جاگنا مجھ کو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اور تو کیا ہے پہلو میں
درد بسا ہے پہلو میں

مجھ میں تھا جو روشن راز
بجھ سا گیا ہے پہلو میں

گم سم گم سم چپ چپ سا
کون کھڑا ہے پہلو میں

سر پہ حکومت بندوں کی
ایک خدا ہے پہلو میں

پاگل دنیا کہتی ہے
دل ہوتا ہے پہلو میں

دین کا ہے نہ دنیا کا
ایسا کیا ہے پہلو میں

تیرے نام دھڑکتا ہے
اپنا کیا ہے پہلو میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

وعدے، پھول، کتابیں، اس کی
خوشبو کی سوغاتیں اس کی

میرا کمرہ بھر جاتا ہے
آجاتی ہیں یادیں اس کی

مجھ سے کیا کیا پوچھ رہی ہیں
البم کی تصویریں اس کی

دفتر سے گھر لوٹ رہا ہوں
دیکھ رہی ہیں آنکھیں اس کی

کچھ پتھریلا اپنا سبھاؤ
کچھ شیشوں کی باتیں اس کی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آنکھوں دیکھا سچّا خواب
تم ہو میرا پہلا خواب

کہنے کو ہیں گھر دو دو
بھٹک رہا ہے تنہا خواب

پھولوں کھلتی تعبیریں
خوشبو ہے اک مہکا خواب

سوتے بچے کی مسکان
دستک دیتا ہوگا خواب

رشتہ ٹوٹا پھوٹا سا
آنکھیں ، بادل ، برکھا خواب

نسلوں کا سرمایہ ہے
ریت نگر اور دریا خواب

جانے کیا سوچے گا سلیمؔ
مجھ سے مل کر میرا خواب

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

چہرے پہ مسکان سجی ہے
اندر اندر آگ لگی ہے

کہنے کو تو شام ڈھلی ہے
دل پر کیا کیا بیت گئی ہے

میں تو اس کو بھول چکا ہوں
بادل میں تصویر بنی ہے

ایک دریچہ روشن روشن
ورنہ تو سنسان گلی ہے

آنگن میں تھا دھوپ کا پودا
کمرے میں اک شمع جلی ہے

ہم نے چاہا جس کو جلائیں
وہ کشتی ہی ڈوب گئی ہے

البم میں ہیں سو تصویریں
ایک مگر کچھ بول رہی ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

زندگی پر کھلا ہے دروازہ
دستکیں جانتا ہے دروازہ

جب بجیں کھڑکیاں مکانوں کی
سرخیوں میں رہا ہے دروازہ

جل اٹھے دیپ اس کی یادوں کے
مسکرانے لگا ہے دروازہ

کھڑکیوں پر سجے ہیں افسانے
برملا واقعہ ہے دروازہ

مجھ سے سرگوشیاں بھی کرتا ہے
مجھ میں ہی گونجتا ہے دروازہ

جس کی تختی پہ میرا نام نہیں
ہاں وہی تو مرا ہے دروازہ

اک عنایت کا نام گھر ہے سلیمؔ
نیکیوں کا صلہ ہے دروازہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

بپھری ہوئی موجوں کے سمندر سے گزرنا
دشوار ہوا ذات کے لشکر سے گزرنا

نیلام ہوئیں سبز درختوں کی قبائیں
ہے، سر پہ تنی دھوپ کی چادر سے گزرنا

مولا کی عنایت ہے مجھے آنکھ جزیرہ
مقسوم سہی خواب سمندر سے گزرنا

دل سا کوئی درویش ملا ہے نہ ملے گا
بے صوت و صدا روز اسی در سے گزرنا

غالبؔ کے طرفدار تمہیں آنکھ مبارک
ہم میرؔ پرستوں کو ہے منظر سے گزرنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

یہاں وہاں کچھ لفظ ہیں میرے ، نظمیں غزلیں تیری ہیں
رنگ ، دھنک ، یہ مہکا بادل ، سب تصویریں تیری ہیں

تنہا رہوں یا بھیڑ سے گزروں ، تنہا میں کب ہوتا ہوں
یوں لگتا ہے جیسے مسلسل ،مجھ پہ نگاہیں تیری ہیں

تنہا ساحل ، خواب گھروندہ ، آس جزیرہ ، میرا ہے
نیلا بادل ، سات سمندر ، پانچ زمینیں ، تیری ہیں

حسن جاناں ، عشق کا جادو ، رقص و مستی ، درد کی لَے
اس محفل کی جلتی بجھتی ، ساری شمعیں تیری ہیں

دو حصوں میں بٹی ہے کیسے ، یہ دنیا یوں جانا ہے
خواب ہیں جتنے سب میرے ہیں ، سب تعبیریں تیری ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بے خطا

❖

اک مسکراتی جھیل کا
شیشہ بکھر گیا
تہہ میں اتر کے
بے خطا
پتھر اداس تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کچھ تو کہو

❖

کیا ذائقہ ہے
آب و ہوا کا
کچھ تو کہو، کچھ تو بتاؤ

اب اجنبی لگنے لگی ہے
مجھ کو میری زمیں بھی
اچانک ہی میری جڑیں
سب کھوکھلی ہو گئی ہیں
کچھ تو کہو کچھ تو بتاؤ

سماعتوں کے پیکر
ہواؤں میں تحلیل ہونے لگے ہیں
یا چھن رہی ہے
میری بینائی مجھ سے

اپنی آہٹ کا جگنو جگادو کوئی
اپنی آنکھوں کا منظر نوازو کوئی

میں اپنے قدموں
پہ چلتا کہاں ہوں
تمہاری ہیں سانسیں یہ جیون کہاں ہے۔
مرا زندگی سے وہ بندھن کہاں ہے۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

نہ تم زندگی ہو نہ تم سے جہاں ہے
سمندر ہے دل بھی ، جزیرہ کہاں ہے

زمیں اپنے محور سے ہٹتی کہاں ہے
ہمیں بھی ہے احساس تو آسماں ہے

نہ شبنم، نہ موتی، نہ خوشبو، نہ آنسو
کسی آنکھ میں کوئی موسم کہاں ہے

انہی منظروں پر ہے ایمان رکھنا
یقیں آسماں پر ، پرندہ گماں ہے

اجڑتی رہی دل کی دلی برابر
ہے قصّہ مرا میرؔ جی کی زباں ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ہم نہ غالبؔ ہوئے نہ میرؔ ہوئے
ہاں مگر درد کے سفیر ہوئے

اس کی زلفوں کی اک سیاہی کے
جانے کتنے قلم اسیر ہوئے

بے کماں ہیں جہاں کو ہے معلوم
زیب ترکش ہوئے جو تیر ہوئے

جن کو بین السطور ہونا تھا
حاشیئے پر بنی لکیر ہوئے

اب تو اہل کرم بھی جان گئے
بھیس بدلا ہے کیوں فقیر ہوئے

دل کی بستی کا اک اصول سنا
جو لٹے ہیں وہی امیر ہوئے

رات کی رات تم بھی حاتم تھے
رات کی رات کیوں فقیر ہوئے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

دشت کی دھوپ بھر گیا مجھ میں
میرا سایہ بکھر گیا مجھ میں

نام ہو چاہے عکس ہو تیرا
اک جزیرہ ابھر گیا مجھ میں

پڑھ سکا جو ورق ورق نہ مجھے
وہ مکمل اتر گیا مجھ میں

اس کو گزرے گزر گئیں صدیاں
ایک لمحہ ٹھہر گیا مجھ میں

کس کو ڈھونڈوں کہاں کہاں ڈھونڈوں
خوشبوئیں کون بھر گیا مجھ میں

قید تنہائی سے نکالے وہی
جو مجھے قید کر گیا مجھ میں

کس کا ماتم کرے سلیمؔ کوئی
اجنبی تھا جو مر گیا مجھ میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

جاگی تنہائی پھر دھواں اٹھا
یاد پھر آئی پھر دھواں اٹھا

ڈھہ گیا موم کا نگر کوئی
آنکھ بھر آئی ، پھر دھواں اٹھا

کھوگئے انتظار کے جگنو
رات گہرائی ، پھر دھواں اٹھا

دل بھی جیسے چراغ ہے کوئی
شام پھر آئی پھر دھواں اٹھا

چاند مکھڑے سے تھا جہاں روشن
زلف لہرائی ، پھر دھواں اٹھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کچھ خبر اس کی ملتی کہیں پر
نام جس کا تھا لکھا جبیں پر

جستجو اس کی جیسے پرندہ
بھول جائے اترنا زمیں پر

اب تو امکان شیشہ ہوا ہے
دھول جمنے لگی ہے یقیں پر

اب نہ وہ ہے نہ اس جیسا کوئی
کس کو ڈھونڈیں خدا کی زمیں پر

آئنوں سے یہ کھلواڑ کب تک
کوئی سورج اتارو زمیں پر

جال لفظوں کا بننے سے حاصل ؟
تھا یہ الزام آنا تمہیں پر

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

عکس خوشبو نہ آئینے رکھنا
اب دریچوں میں زاویے رکھنا

شام آئے تو اپنی یادوں کے
دل کی دہلیز پر دیئے رکھنا

میں ہواؤں کے پر کترتا ہوں
راہ میں میری حادثے رکھنا

تتلیاں درمیان پھولوں کے
چاہتی ہیں مکالمے رکھنا

اک پرندے کی سوچ لگتا ہے
رابطہ اب مکان سے رکھنا

آج جینا عذاب ہے کتنا
تازہ اخبار سامنے رکھنا

ہیں فصیلیں تمام خوابوں کی
ہم کو جن پر ہے قمقمے رکھنا

ان درختوں کو کون سکھلائے
بیچ سایوں کے فاصلے رکھنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

جھیل آنکھوں میں چاندنی جیسا
پھر وہی خواب ، زندگی جیسا

دل کی تاریکیوں کے پیچھے بھی
اک عقیدہ ہے روشنی جیسا

میں ہی کٹتا رہا کناروں سے
وہ گزرتا ہے اک ندی جیسا

کچھ تو ہے ڈاروِن میں سچائی
آدمی کب ہے آدمی جیسا

وہ اگر وہ نہیں تو آخر کیوں
دور سے پھر لگا اسی جیسا

ہر کوئی کب سلیمؔ جھیل سکا
تجربہ میری بے گھری جیسا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

تو دریا ہے اور ٹھہرنے والا میں
گم ہے مجھ میں خود سے گزرنے والا میں

سورج جیسا منظر منظر بکھرا تو
آئینوں کی دھوپ سے ڈرنے والا میں

تیری گلی سے سر کو جھکائے گذرا ہوں
کبھی زمیں پر پاؤں نہ دھرنے والا میں

سایہ سایہ دھوپ اگانے والا تو
خوابوں جیسا آنکھ اترنے والا میں

جس بستی میں شام اترنے والی ہو
اس بستی کے نام سے ڈرنے والا میں

کسی ورق پر مجھے نہ لکھنا دوست مرے
اندر باہر روز بکھرنے والا میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کچھ سوچا کچھ لکھا جائے
یارو جنگل بڑھتا جائے

اپنے آپ کو ڈھونڈھ رہا ہوں
دروازے پر لکھا جائے

ہم ہیں ضمیمہ اک موسم کا
خبروں میں نہ تولا جائے

یخ بستہ جھیلوں سے بہتر
اپنے آپ میں ڈوبا جائے

ساتھ مرے کیوں خوش رہتی ہے
تنہائی سے پوچھا جائے

آوازوں کا رشتہ کوئی
سرگوشی سے جوڑا جائے

حرف وراثت ، لفظ قبیلہ
میری غزل کو پرکھا جائے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آئنہ ہے کہ جھیل رنگ کوئی
نقش ابھرے نہ آئے سنگ کوئی

اس کو گزرے ہوئے زمانہ ہوا
مدتوں سے نہیں امنگ کوئی

ساری دنیا نمٹ گئی ہے مگر
اپنے اندر چھڑی ہے جنگ کوئی

اس کے آگے کتاب دل کھولیں
ہے سلیقہ ہمیں نہ ڈھنگ کوئی

منظروں کی تلاش میں حیراں
آنکھ جیسے کٹی پتنگ کوئی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اونچی اڑان بھرتا ، کیا سوچ کر ، پرندہ
لاتا کہاں سے منظر ، بے بال و پر ، پرندہ

پھیلا ہوا ہے نقشہ ، ماضی کی ہجرتوں کا
سہما ہوا ہے مجھ میں ، وہ بے خطر ، پرندہ

اب تک لہو میں روشن تیری ہی جستجو ہے
ہارا نہیں ہے اب تک ، محو سفر ، پرندہ

شعلے اگل رہا تھا ، سورج لہو کی خاطر
آنکھیں ملا رہا تھا ، اک بے خبر ، پرندہ

میرے خدائے برتر ، تیری عنایتوں سے
سر سبز و تازہ دم ہیں ، شاخ و شجر پرندہ

سونی سبھی منڈیریں ، آکاش چھوڑ ہی ہیں
موسم اتار لایا ، میرے ہی گھر پرندہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

حادثہ حادثوں سا نہیں تھا
کل مرے ساتھ سایا نہیں تھا

میں جو گرفتار لمحوں کا اور وہ
خود میں صدیوں سمٹتا نہیں تھا

ہم نے پھولوں میں اسکو تلاشا
رنگ خوشبو سے ملتا نہیں تھا

ریت کی طرح بکھرے تو جانا
وہ کسی طور دریا نہیں تھا

اپنے اندر تھی صحرا نوردی
اپنے باہر یہ قصہ نہیں تھا

مجھ کو اپنا ہی لگتا تھا وہ بھی
جب مرے قد سے اونچا نہیں تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

عکس

❖

مری انا کی کرچ کرچ میں
تلاش مجھ کو مری نہیں ہے
وہ جس نے شیشہ گری سے اپنی
کیا مقید شباہتوں کو
اسی لئے کہنا کہ عکس اپنا
تمام پیشوں میں پھر سے رکھ دے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ میرا گھر

یہ میرا گھر
کچھ پودے ہیں کچھ پھول یہاں
کچھ یادیں ہیں کچھ دھول یہاں
سانسوں میں گھلی مٹی کی مہک
آنکھوں میں سدا رشتوں کی چمک

میری اپنی یہ دیواریں
ہر کمرہ میرا کمرہ ہے
باتیں کرتے ہیں دروازے
مُسکاتی ہر کھڑکی ہے
یہ میرا گھر
یہ مجھ میں، میں اس میں زندہ
یہ میرا، میں اس کا پردہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پچھلے چند دنوں سے لیکن
ہم دونوں میں بات نہیں ہے
اک کمرہ گونگا لگتا ہے
دالان میں اکثر رہ رہ کر
دروازہ شور مچاتا ہے
بابر کی طرف کھلنے والی
اک کھڑکی سہمی سہمی سی
اندر کی طرف کھلنے والی
اک کھڑکی نئی نویلی سی
سب کی اپنی اپنی باتیں
سب کا اپنا اپنا کہنا

—○—

درون ذات ہے روشن کوئی یقیں محور
ہمارے خواب اجالا کرے زمیں محور

وہ جس نے کھلنا سنورنا سکھایا مٹی کو
اسی کی نذر ہیں سجدے وہی جبیں محور

عجیب نام رفاقت، عجب ہے طرز خلوص
عزیز جاں ہے وہی، جو ہے آستیں محور

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

جس پل تجھے سوچا نہ تھا
مجھ میں مرا سایہ نہ تھا

سچ بول کر تنہا ہوا
یہ حادثہ پہلا نہ تھا

کیا ڈھونڈتے دھرتی پہ ہم
اپنا پتہ ملتا نہ تھا

تھا دشمن جاں روبرو
الفاظ تھے لہجہ نہ تھا

اس راہ پر ہم چل پڑے
جس راہ میں سایا نہ تھا

دنیا ہے گر اس کی طرف
میں بھی کبھی تنہا نہ تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

شام ، تنہائی ، رتجگا دستک
یہ گماں ہے ہوا ہے یا دستک

جل رہے ہیں چراغ آنکھوں میں
دل پہ یہ کون دے گیا دستک

گھر میں کب تک رہے گی تاریکی
کوئی سورج تو اب اگا دستک

کوئی پل تو سکوت در ٹوٹے
ہے تجھے شب کا واسطہ دستک

بند کمرے میں ہے گھٹن کتنی
پھر جلادے کوئی دیا دستک

پھر کواڑوں کو چھوئے کوئی سلیم
پھر ہو کوئی صدائے پا دستک

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کوئی چہرہ نہیں ہے
غزل شیشہ نہیں ہے

اگر دریا نہیں ہے
تو کیوں رکتا نہیں ہے

مکیں تعریف میری
مکاں میرا نہیں ہے

مرے اطراف ہے وہ
مجھے چھوتا نہیں ہے

اسے سوچا بہت ہے
جسے دیکھا نہیں ہے

جو مجھ میں گونجتا ہے
مری سنتا نہیں ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کیسی خوشبو کہاں کے پھول میاں
تم ہوئے درد کے رسول میاں

اپنے بارے میں سوچتے ہو بہت
ذہن پر بوجھ ہے فضول میاں

جاگتی آنکھ پر نزول محال
خواب رشتہ کرو قبول میاں

اس کی چاہت میں جنگ خود سے کی
طاق پر رکھ دیئے اصول میاں

اپنے آنگن کی چھاؤں ڈھونڈو گے
راہ میں سب کے سب ببول میاں

عشق کی بندگی مبارک ہو
بچھانو صحرا ۔ اڑاؤ دھول میاں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہم سے ہنر یہ پہلا سیکھو
آئینوں پر ہنسنا سیکھو

اخباروں میں کیا رکھا ہے
فن ہے چہرہ پڑھنا سیکھو

سورج کے ساتھی ہو جاؤ
جو کرتا ہے سایہ سیکھو

آئینوں سے بات کرو جب
چہرہ پتھر کرنا سیکھو

مل جائیں گے دوست ہزاروں
اپنا دشمن ہونا سیکھو

پیٹ کا دوزخ ہی جو بھر دے
کوئی ہنر تو ایسا سیکھو

لفظ کہاں تک دیں گے ساتھ
اپنے پیروں چلنا سیکھو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

سمتوں کی پہچان دے مولا
رستہ کا عرفان دے مولا

ساحل چاہے چھین لے مجھ سے
موجوں میں طوفان دے مولا

اب کے تیشہ اس کو دینا
مجھ کو اک چٹان دے مولا

لفظوں کو میں تول کے رکھ دوں
اک ایسی میزان دے مولا

گویائی کا شہرہ کب ہو
دیواروں کے کان دے مولا

یہ دنیا ہے بدر کا میدان
مٹھی بھر انسان دے مولا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اک مسلسل اڑان میں رہنا
ہر نفس امتحان میں رہنا

زندگی سے کوئی تو رشتہ ہو
تیر ہونا ، کمان میں رہنا

پانیوں پر مکاں خدا رکھے
اے ہوا بادبان میں رہنا

تھام کر انگلیاں دعاؤں کی
تیری دھرتی پہ ایسی تنہائی

ہے بھلا آسماں میں رہنا
زندگی کی امان میں رہنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

روشن سچ

❖

کون ہمیں بتلاتا
کس گنبد میں قید تھے ہم
اندر اندر گونجتے رہنا
باہر کی آوازیں سہنا
روشن سچ کے نام پہ اکثر
تنہا روشن رات کو تکنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

بدھا! پھر مت ہنسنا

(نیوکلیائی تجربات کے تناظر میں)

بدھا!
کیا تم ایسے ہی ہنستے تھے
کیا تمہیں ایسے ہی ہنسنا تھا
کتنی بار ہنسے ہو تم؟
کتنی بار ہنسو گے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پیپل کے تلے تو
کیا گمبھیر لگے تھے تم
اُس لافانی لمحے بھی
اک مسکان سے آگے کیا تھا؟

تمہاری اک مسکان
مہاپری نروان
سچا جیون گیان

بدھا!
یہ کیسا ہنسنا ہے
مسکان سے آگے مت بڑھنا

بدھا!!
تم پھر مت ہنسنا

—o—

بیتی اگر ہے کچھ تو میاں برملا لکھو
چاہے غزل ، قصیدہ کہو ، مرثیہ لکھو

چلنا اگر ہے وقت کے ہمراہ تو سنو
دنیا کے نام خط پہ پتہ چاند کا لکھو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ہتھیلی میں اپنی مناظر نہیں
مسافر ہیں کوئی مہاجر نہیں

مرا حال گویا ہے تصویر سا
ترے غم سا کوئی مصور نہیں

وہ اب تک کتابیں ہی پڑھتا رہا
ملا زندگی سے بظاہر نہیں

میں زندہ تو اب تک بھی ماضی میں ہوں
مرے پاس لیکن نوادر نہیں

لکھے مرثیئے اس نے دل کے ہزار
میں جانوں مرا دوست شاعر نہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اپنے قد آپ ہی گھٹائے تھے
ہم کہ روشن انا کے سائے تھے

زندگی کے ورق پہ قسمت نے
حاشئے چار سو لگائے تھے

دھوپ کا داغ ہے ہتھیلی میں
ہم نے سورج کئی اگائے تھے

اس کی یادوں کے قافلے اکثر
دل کے رستے پلک تک آئے تھے

راستے در بدر ہوئے ہیں سلیم
حادثے تو بسے بسائے تھے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آنکھوں دیکھی سنتا ہوں
خوش قسمت ہوں بہرہ ہوں

اپنے قلم کے باعث ہی
بھیڑ میں ہوں اور تنہا ہوں

ریت کا چولا پہنا ہے
تیری خاطر پیاسا ہوں

مجھکو بھی معلوم نہیں
کس منزل کا رستہ ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یوں تو شناسا عالم ہے
اکثر گھر ہی رہتا ہوں

اندر باہر تو ہی تو
میں تو بس اک پردہ ہوں

عکس نہیں تیرا لیکن
کیوں پھر تجھ سا لگتا ہوں

اے تنہا روشن کردار
میں سایوں سے الجھا ہوں

—○—

ہوں منسلک اور جدا بھی تجھ سے
ہے جنگ بھی حوصلہ بھی تجھ سے

کھلی ہو جیسے کتاب کوئی
چھپا نہیں ہوں ذرا بھی تجھ سے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

وہ جب مجھ میں اترے گا
خوشبو بن کر بکھرے گا

سب دیواریں سن لیں گی
وہ جب مجھ سے بولے گا

پرچھائیں کا شیدائی
اپنی قیمت کب دے گا

بعد مرے وہ اپنا نام
کس ماتھے پر لکھے گا

تصویریں جب بولیں گی
اپنی آنکھیں مانگے گا

آج کا دن لو تم رکھ لو
کل پھر سورج نکلے گا

جھیلوں جیسی بات کرو
چاند غزل میں اترے گا

بستی میں اعلان کرو
آج بجوکا بولے گا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

منظر نامہ

کتابوں میں
پرانی داستانیں تھیں
نئی الماریوں میں
نئے چہرے سجے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

سب کہاں آئنوں سے ڈرتے ہیں
لوگ تو پتھروں سے ڈرتے ہیں

شام کے ساتھ ہے زوال اپنا
لوگ کیوں سورجوں سے ڈرتے ہیں

آنکھ والے بھی اک تماشہ ہیں
ڈوبتے منظروں سے ڈرتے ہیں

جو چراغوں کی شکل زندہ ہیں
وہ بھی اب گنبدوں سے ڈرتے ہیں

دل کا شیشہ بکھر گیا جب سے
ہم بھی نازک لبوں سے ڈرتے ہیں

اس کی بستی میں لوگ سنتے ہیں
اپنی پختہ چھتوں سے ڈرتے ہیں

ہر مصیبت گھر آچکی ہے سلیمؔ
بے سبب آہٹوں سے ڈرتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

۶ دسمبر ۹۲ء

❖

مرثیہ دل ، نظر ، حواس کا ہے
آج ماتم مری اساس کا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

بدلنے ہی والا ہے منظر سنا ہے
خلاؤں میں اللہ اکبر سنا ہے

چراغوں میں پنہاں گلابوں میں روشن
اسے آنکھ والوں نے اکثر سنا ہے

مری آنکھ سے منظروں کی زباں تک
تری رحمتوں کا سمندر سنا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

سایہ سایہ تلاش ہے تیری
زندگی ہم قماش ہے تیری

میں جو بکھرا ہوں جھیل شیشے سا
کیوں نظر پاش پاش ہے تیری

دل جزیرہ تو کب کا ڈوب چکا
اب کہاں بود و باش ہے تیری

میں کہ صدیوں سے ایک پتھر ہوں
آرزو سنگ تراش ہے تیری

کس مصور پہ منکشف تصویر
پیکر ارتعاش ہے تیری

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اس کی دھن ہے اسکی سوچ
اپنا دل نہ اپنی سوچ

آوازوں پر پہرے ہیں
تیز کرو اب دھیمی سوچ

مٹھی بھر آکاش سہی
لفظ پرندے اونچی سوچ

رشتوں کی الجبرا میں
مثبت مثبت منفی سوچ

تہہ میں پڑا ہوں دریا کی
ایسے ملی ہے گہری سوچ

دنیا چاہے گاؤں بنے
میرا گھر ہے میری سوچ

مستقبل کے دروازے
چاند دریچہ ماضی سوچ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کرکے نیلام میری تنہائی
وہ ہوا ہے سلیمؔ ہرجائی

روز چہرہ نیا دکھاتی ہے
آئنوں سے مری شناسائی

سارے کردار تو اسی کے ہیں
میں ہوا ہوں عبث تماشائی

وہ کہاں اس زمیں کا باشندہ
ہے ستاروں کا ایک سودائی

دل میں پھیلا ہے درد کا صحرا
لے کے پھرتی ہے آبلہ پائی

خود ہی روتا ہے بے گھری پہ سلیمؔ
جو گیا لے کے میری بینائی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آئنوں کے سنورنے کا موسم کہاں
اس کی پلکوں پہ ڈھونڈوگے شبنم کہاں

بند جس میں تھا اک خوشبوؤں کا جہاں
کھوگیا ہے نہ جانے وہ البم کہاں

الجھے دھاگے سلجھنے بھی پائیں اگر
میری سوچوں میں شامل ہے ریشم کہاں

آج کی شام تو سونی سونی لگی
کوئی دہلیز پر آنکھ تھی نم کہاں

میری نظریں جسے ڈھونڈھتی ہیں سلیمؔ
آج اخبار میں ہے وہ کالم کہاں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آنکھ زباں ہے چہرہ لہجہ
کس کو ملا ہے ایسا لہجہ

مجھ میں خوشبو بن کر پھیلے
پھولوں جیسا اس کا لہجہ

ہم ٹوٹی کشتی کے سوار
وہ رکھتا ہے دریا لہجہ

ہم سا پتھر کب سیکھے گا
جھیلوں جیسا گہرا لہجہ

رستہ چلنا فنکاری ہے
رکھ آؤ گھر اپنا لہجہ

بیتے موسم کا نوحہ ہے
آنکھوں کا ریتیلا لہجہ

ہم آج محی الدین سلیمؔ
بھول گئے ہیں اپنا لہجہ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کیسے کہیں کب ، دل روتا ہے
درد بجھے تب ، دل روتا ہے

آنسو بھولے آنکھ کا رستہ
آنکھوں میں اب ، دل روتا ہے

منظر ، کاغذ ، رشتے ، آنکھیں
مٹتے ہیں سب ، دل روتا ہے

کیسے چھپائیں ، کیا بتلائیں
جب دیکھو تب ، دل روتا ہے

بوجھ اتنا ہی ، جتنی طاقت
پھر کیوں یا رب ، دل روتا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

بے کماں ہیں پہ تیر رکھتے ہیں
ہم کہ زندہ ضمیر رکھتے ہیں

دشمنی بے مثال کرتے ہیں
چاہتیں بے نظیر رکھتے ہیں

دل کے کشکول میں دعاؤں کی
کوڑیاں ہم فقیر رکھتے ہیں

جن کو مولا نگاہ دیتا ہے
آئینوں کو مشیر رکھتے ہیں

ہم کہ دریا بکف سحاب بدوش
تشنگی کی نظیر رکھتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

خوں صرف اشعار کروگے
لفظوں کا بیوپار کروگے

دھوپ کا چہرہ پڑھنے والو
سایوں سے تکرار کروگے

ان آنکھوں میں خوشبو دیکھو
پھولوں سے خود پیار کروگے

خواب گھروندہ، رات حویلی
اک پل میں مسمار کروگے

میرا کمرہ بین کرے گا
آنگن کو جب پار کروگے

ایک ذراسی بات کی خاطر
چہرے کو اخبار کروگے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

آنکھ جزیرہ

❖

ایک روشن دریچہ

بند ہم پر ہوا

کھل گیا سب

لکیروں کا لکھا ہوا

آنکھ جزیرہ سوچ رہا تھا

روپہلی کرنیں اتریں گی

وہ چاند بدن پھر مہکے گا

پھر سانولی خوشبو پھیلے گی

وہ جادو نیناں بولیں گے

وہ لعل صفت لب دہکیں گے

پھنکار اٹھے گی وہ زلفِ سیہ پھر

آنکھ جزیرہ سوچ رہا ہے

ہر دن اس کی دھوپ

ہر رات اسی کا سایہ ہے

ہر سانس پہ پہرہ ہے اس کا

ہر عکس اسی کا چہرہ ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

پودوں کا سفر

آسان کہاں ہوتا ہے
مٹی سے جدا کرنا
مٹی سے جدا ہو جانا

پودے جو سفر پہ نکلے تھے
کیا گزری ہے ان پر
اور
کس حال میں زندہ ہیں
نا مانوس فضاؤں میں

پھر آج وہی منظر ہے
آکاش سے اتری جڑیں
یک جا ہیں
یک رنگ ہوئی ہیں

اک خوف
ہے گنبد کے اندر
اک آس
فضاء میں لہراتی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نہ جانے کب آ جائے
موسم بھیگی پلکوں کا
موسم کومل دھوپوں کا
موسم خوشبو رنگوں کا
موسم پھولوں پتوں کا

قدموں سے لپٹ جاتی ہیں
یادیں، باتیں، سوغاتیں
پہریں، راتیں، برساتیں

آسان کہاں ہوتا ہے
مٹی سے جدا کرنا
مٹی سے جدا ہو جانا،

—○—

★

انگلیوں کی پروازیں ریت پر لکھا کرتے
ہاتھ کی لکیروں کا ہم فقیر کیا کرتے

آنسوؤں سے ڈرتے ہو اے سلیم شہزادے
کیسے دھوپ کے لشکر کا تم مقابلہ کرتے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نذر قمر اقبال

❖

پھٹ رہی ہیں رگیں قمر بھائی
کس کو آواز دیں قمر بھائی

لوگ جب روٹھنے لگے ہوں یوں
کس کو اپنا کہیں قمر بھائی

ذہن میں گونجتی گماں جیسی
شعر کی آہٹیں قمر بھائی

اپنے اندر مجھے تلاش مری
بے سبب دستکیں قمر بھائی

میں بھی محصور اک قلعہ میں ہوں
ہر طرف خندقیں قمر بھائی

گھٹ کے مرنے لگے ہیں سائے بھی
بجھ گئی مشعلیں قمر بھائی

انگلیاں کانپ کانپ جاتی ہیں
کس جگہ کیا لکھیں قمر بھائی

ٹوٹ کر پیڑ گر گیا کوئی
جرم چھاؤں کہیں قمر بھائی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

چاہتوں ، نفرتوں نے لکھا تھا
نام تیرا سبھوں نے لکھا تھا

میرے کمرے میں ایک ہی کلمہ
بے سبب آہٹوں نے لکھا تھا

میری بستی کا نام نقشے پر
چاند جیسے گھروں نے لکھا تھا

اپنی مصروفیت قصیدہ ہے
مرثیہ فرصتوں نے لکھا تھا

خواب اور نیند کا یہی کھاتا
پھر نئی حاجتوں نے لکھا تھا

گفتگو آنسوؤں نے کی تھی سلیم
اس کو خط ہچکیوں نے لکھا تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

بے گھر آس پرندہ ہیں
آنکھیں ہیں جو زندہ ہیں

اگلی صدی میں جاگیں گے
ہم سوز آئندہ ہیں

منظر منظر بکھرے ہیں
ہم کہ عکس دہندہ ہیں

ڈوب رہی ہیں ساری لویں
محرابیں تابندہ ہیں

خواب زدہ ان آنکھوں سے
تعبیریں شرمندہ ہیں

اپنا لہو کیوں صرف کریں
کس کی خاطر زندہ ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

پھول وعدے نئی کتابوں میں
ایک بیتی صدی نصابوں میں

آئنوں میں بسے تری خوشبو
یا مری آنکھ کے گلابوں میں

ایک لڑکی بہت اکیلی سی
زندگی کو پڑھے کتابوں میں

میں منظم بھی تھا سوالوں سا
وہ بکھرتا رہا جوابوں میں

سوچ بھی ریت ریت اب ہے سلیمؔ
کون مجھ سا یہاں عذابوں میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ہر جرم کا اقبال ہی کرنا پڑا
الٹا مرے الفاظ کا پانسہ پڑا

اسکی طرف بڑھتے گئے سوچا نہیں
قدموں سے جب لپٹی انا رکنا پڑا

دشمن اگر دنیا ہوئی ، وہ بھی تو تھا
جس کے لیے دشمن سے بھی ملنا پڑا

اکثر کوئی تیری طرح کیونکر لگا
حیران ہوں آنکھوں پہ کب پردہ پڑا

آنکھیں ، قلم ، دنیا ، درم سب اک طرف
سودا سہی سودا ہمیں مہنگا پڑا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اپنے صحرا میں خود ہی پھیلا ہوں
میں کسی آنکھ کا جزیرہ ہوں

حاشیئے پر لکھا ہوا تھا کبھی
اب ورق پر مگر اکیلا ہوں

گونجتی ہیں ہزار آوازیں
میں تجھے پھر بھی سن ہی لیتا ہوں

وہ کسی صبح کی علامت ہے
میں کسی شام کا ستارہ ہوں

تو مری فکر، میری سوچ بھی تو
میں کہاں خود پہ کان دھرتا ہوں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اک شناسا مگر اجنبی
زندگی میرے گھر اجنبی

کیوں یہ چہرہ کتابی لیئے
پھرتا ہے در بدر اجنبی

میری خوشبو بکھرنے لگی
لگتی ہے ہر نظر اجنبی

میرے قد سے نکلتا ہوا
مہرباں ، ہمسفر ، اجنبی

دسترس سے مری آشنا
ہیں پرندوں کے پر اجنبی

دن تھا اس کی ملاقات کا
دستکیں رات بھر اجنبی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

چاند بدن وہ رات غزل کی
خوشبو کی سوغات غزل کی

میرا کمرہ جاگ رہا ہے
اتری ہے بارات غزل کی

پھولوں چہرے جب کھلتے ہیں
چھڑ جاتی ہے بات غزل کی

ان زلفوں میں پھول کھلے ہیں
مہک رہی ہے رات غزل کی

اس کی باتیں ، باتیں اس سے
تنہائی سوغات غزل کی

لے آئیں گے میرؔ کا لہجہ
مانیں گے ہر بات غزل کی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

یہ سچ ہے میرا ضمیر ہو تم
مٹی مٹائی لکیر ہو تم

کماں بکف ہوں، میں خالی ترکش
جگر میں اترے ، وہ تیر ہو تم

نمک کا راجہ ، یہ برف پرجا
تمہیں مبارک ، وزیر ہو تم

خدا نگہباں ، خدا ہی حافظ
سنا ہے اس کے ، مشیر ہو تم

یہ چاند چہرہ ، غضب سراپا
غزل مری ، بے نظیر ہو تم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آئینوں میں بکھرا تو
عکس لگے ہے میرا تو

میں ہی محفل محفل ہوں
سارے جگ میں تنہا تو

اپنے اندر خوش ہوں میں
پاگل مجھ میں الجھا تو

دھرتی کو آکاش کرے
میرے اندر بیٹھا تو

میں تو ایک جزیرہ ہوں
چاروں اور ہے پھیلا تو

ریتیلی سب تحریریں
میرے ماتھے لکھا تو

مجھ کو دے اک بار صدا
روک لے بہتا دریا تو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ہاتھ کی لکیروں میں چاند کب ابھرتے ہیں
دائرے مقدر کے ٹوٹتے سنورتے ہیں

پھول سی ہتھیلی پر ہیں اداس تحریریں
ہم غزل کے آنچل میں شوخ رنگ بھرتے ہیں

خوشبوئیں رفاقت کی جانے کب اترتی ہیں
موسموں کے آنگن میں پھول کب نکھرتے ہیں

چلچلاتی دھوپوں میں برف لے کے بیٹھے ہیں
دل جلے تجارت بھی بے مثال کرتے ہیں

پڑھ رہے تھے کل تک جو مرثیئے بصارت کے
تہمت شناسائی آئنوں پہ دھرتے ہیں

غم نہیں سلیمؔ اس کا وہ اگر نہیں ملتا
اس کے نام زندہ ہیں ہم اسی پہ مرتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نذر اختر الزماں ناصر

❖

طرز غالبؔ ملے میرؔ کا غم ملے
اس سمندر سے پیاسے کو شبنم ملے

یاد کی دھوپ کا اک دریچہ کھلا
نیند کے سائبانوں کو موسم ملے

آئینوں کے نگر میں ہے بے چہرگی
جن کو چہرہ ملا آئنے کم ملے

آپ کے حسنِ ظن سے یہ کب ہے بعید
کچے دھاگوں کے بدلے میں ریشم ملے

ملنے والوں کے قصّے بہت ہوچکے
یہ سناؤ کبھی آپ اور ہم ملے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

دل سی دیوار سے الجھنا ہے
حسن کردار سے الجھنا ہے

سوچتا ہوں مصالحت کرلوں
ایک اخبار سے الجھنا ہے

وہ کہاں مانتا ہے دنیا کو
اس کے انکار سے الجھنا ہے

رات خنجر تلے گزر ہی گئی
دن کی تلوار سے الجھنا ہے

بے ضمیری ہزار نعمت ہے
حق تو کردار سے الجھنا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کوئی منظر کوئی چہرہ نہیں ہے
ہماری آنکھ پر شیشہ نہیں ہے

نہ کھینچو اس طرح اپنی طنابیں
ہوا کا زور ابھی ٹوٹا نہیں ہے

مصیبت میں اکیلے تم نہیں ہو
مجھے بھی دوسرا رستہ نہیں ہے

ہمارے بیچ ہے نسلوں کی دوری
مگر اک رابطہ ٹوٹا نہیں ہے

کروں کیسے اسے نقشے میں شامل
وہ گاؤں جو مجھے ملتا نہیں ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

تو عالم کی جان ہے پیارے
تجھ پر جاں قربان ہے پیارے

ساری بستی مہک رہی ہے
تو میرا مہمان ہے پیارے

تو ہی تو ہے اندر باہر
دل آہو حیران ہے پیارے

سات سمندر پانچ زمینیں
ملنا کب آسان ہے پیارے

کیوں ماتھے پر چاند سجائیں
تو میری پہچان ہے پیارے

تو جانے ہے پھول سجانا
دھرتی تو گلدان ہے پیارے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

گمان

❖

دروازے پر
کون کھڑا ہے
کمرہ سوچے
اس کی صورت

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

مراجعت

خواب نگر کے او شہزادے
تم نے چہرہ چہرہ بٹ کر
کیا پایا، کیا پاؤ گے

کیوں ریت اٹھائی پلکوں سے
پھر دھوپ کی جلتی بستی میں
جسم کے باہر نکلے ہو؟
یہ سایوں کا اندھا جنگل۔
دھوپ کی چکی، اپنا مقدر

دھیرج رکھو
وقت کو تھامو

اپنے بازو پھیلا دو
آکاش اتارو دھرتی پر
اک ہاتھ خلاؤں میں رکھو
اک ہاتھ میں سورج تھام چلو

اک بار اجنتا غاروں سے
اک بار گیا کے جنگل سے
اک بار مہنجوداڑو سے
اک بار چلو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ڈھونڈلے گا کھلی زمیں مجھ میں
اک پرندہ ہے جاگزیں مجھ میں

میں کہ بکھرا ہوا ہوں شیشوں میں
اب مرا عکس بھی نہیں مجھ میں

بے سبب ہی دھڑکتا رہتا ہے
ہے ترے درد کا امیں مجھ میں

مطمئن ہوں کہ ایک رشتہ ہے
میں مکاں ہوں، وہ ہے مکیں مجھ میں
کشتیاں تو جلا چکا ہوں مگر
گونجتا ہے مرا یقیں مجھ میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

زندگی بھول گئی راستہ اپنے در کا
اب نہیں کوئی خریدار ہمارے سر کا

پردے ہلتے ہیں تو دستک کا گماں ہوتا ہے
رخ ہواؤں کے سوا کون کریگا گھر کا

شیشہ دل کو لیے گھر سے کہاں نکلے ہو
تم کو معلوم نہیں شہر ہے یہ پتھر کا

سیر کے واسطے نکلے تھے کسی دن ہم بھی
زخم آنکھوں میں ابھی تک ہے کسی منظر کا

اے ہوا ! پیڑ گرانا تو تجھے آتا ہے
میری خاطر کوئی چلمن کوئی پردہ سر کا

پار دہلیز کا کرنا بھی قیامت تھا سلیم
آج خود ہم کو پتہ یاد نہیں ہے گھر کا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

رخ پہ یوں لے کے اداسی کو ملا تھا سورج
میری آنکھوں کے لیے آج نیا تھا سورج

کاش آنگن میں کبھی دھوپ اترتی اس کے
جس نے مہندی سے ہتھیلی پہ لکھا تھا سورج

روشنی ڈھونڈنے بھیجا بھی تو کس بستی میں
شام سے پہلے جہاں ڈوب رہا تھا سورج

منتقل میرے رگ و پے میں ہوئی شام کو وہ
آگ جو صبح لیے دل میں چلا تھا سورج

گرتے تارے تھے کہ سورج کے ہزاروں ٹکڑے
پارہ پارہ کسی صدمے سے ہوا تھا سورج

آنکھ سورج کوئی کیا اس سے ملائیگا سلیم
میرے سینے میں جو شعلوں سے بھرا تھا سورج

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

عکس ہوں میں نہ آئنہ تو ہے
کیسے کہہ دوں کہ بے وفا تو ہے

میرے کمرے میں سوچ پھیلی ہے
کس دریچے سے جھانکتا تو ہے

دور ہوکر قریب لگتا ہے
پاس آئے تو فاصلہ تو ہے

میری آنکھوں میں اک جزیرہ سا
کس سمندر میں گھر گیا تو ہے

اک لکیروں کا جال سا ہے بچھا
اس ہتھیلی پہ کب لکھا تو ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کون کتابیں پڑھتا ہے
چہرہ تو پھر چہرہ ہے

خوشبو آنکھوں میں رکھنا
پھولوں میں کیا ہوتا ہے

چہرہ چہرہ دھول جمی ہے
تصویروں پر شیشہ ہے

اپنی زباں سے کہنا کیا
سب ماتھے پر لکھا ہے

اپنی آنکھیں بند کرلو
چاروں اور اندھیرا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

زندگی کی دھوپ سے الجھا ہوا
میں ہی میں تھا دور تک پھیلا ہوا

اک ہتھیلی سوچ میں ڈوبی ہوئی
ایک چہرہ ذہن میں سوچا ہوا

ریت ہوں مٹھی میں تیری قید ہوں
میرا دریا کون جانے کیا ہوا

رنگ، خوشبو، پھول بکھرے دل بجھا
ہر کسی کو کیا بتائیں کیا ہوا

بے ریا، شبنم صفت، سایہ مزاج
ساتھ میرے جو رہا مجھ سا ہوا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

چنیں عکس آنکھوں کے منظر کہیں
غزل جب کہیں سب سے بہتر کہیں

سلامت رہے گا نہ شیشہ کوئی
اگر دوست لہجے کو پتھر کہیں

کہاں اب ہے دولت وہ دل کی جسے
جزیروں کے باسی سمندر کہیں

بدن ایک نیزے کی مانند ہے
سجائیں کسے اور کسے سر کہیں

ہتھیلی میں اپنی دھرا ہے سلیمؔ
لکیروں کا دلدل مقدر کہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ اک لمحہ

❖

اس اک لمحے
اس کے بدن کے صحرا میں جب
اڑنے لگی تھی ریت
اور لہو کا دریا بھی
سمٹ آیا تھا اک کوزے میں
دھندلانے لگے تھے سب منظر
بے صوت و صدا
بے حرف و نوا
اس کی سماعت کے پیکر بھی
پتھر پتھر بکھرے تھے
کرچوں کرچوں
بکھر گیا تھا
آئینہ بینائی کا
اس اک لمحے
میرے عہد کے گوتم کو
عرفان ہوا
اس برگد کی ذات کا
جس کا سایہ ہی لباس تھا اس کا۔

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

کشف

کالی چیونٹی

کالا پتھر

دیکھنے والا

دیکھ رہا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یا اَخی

❖

ہاں مجھے یاد ہے
بات اتنی پرانی نہیں

یا اخی!
اپنی ہجرت نصیبی
پہ نازاں تھے تم

ایک عرصہ مگر
ہم بھی نادم رہے
یوں ہمارے بھی قدموں تلے سے زمیں
کچھ سرک ہی گئی
آسماں کب رہا
ہم پہ یوں مہرباں
جیسے تم کو ملا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہم ہی نادان تھے
اپنی مٹی
سے دامن چھڑا نہ سکے
اپنے پرکھوں کی قبروں سے لپٹے رہے

یا اخی!
بھول تم ہی گئے
کشتیوں کو جلا کر
زمیں پر قدم رکھنے والے
ہمارے بزرگ ہی تو تھے!

—o—

★

چہرے کا انکار پڑھو
دوست مرے اخبار پڑھو

نغمہ ، خوشبو ، پھول دھنک
اس کا خط سو بار پڑھو

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

مولا مرے صدقہ کوئی
شبنم بھرا لہجہ کوئی

آنکھوں میں اک موتی بھلا
ہونٹوں کو دے نغمہ کوئی

دے انگلیاں جادو بھری
مانگے قلم میرا کوئی

صدیوں سے ہوں پا برہنہ
سر پر نہیں سایہ کوئی

ہر شام ہے ملتا مجھے
قد سے مرے اونچا کوئی

اس آس میں ہوں ریت ریت
آواز دے دریا کوئی

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

مسائل میں جینے کی خواہش کرے
مجھی میں کوئی مجھ سے سازش کرے

مری اہلیت کا اٹھے کیوں سوال
مرا بھائی ہے تو سفارش کرے

اسی چاند سے پھر ملاقات ہو
اگر اپنے محور پہ گردش کرے

مری نیکیاں سب اسے بخش دوں
مرے حال کی گر وہ پرسش کرے

اگر دیکھ لے تو کرم ہو تیرا
اگر مسکرادے ، نوازش کرے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

نظر بجھ گئی ہے دھواں اٹھ رہا ہے
چراغوں کے بدلے میں روشن ہوا ہے

مکاں ہیں بہت ان میں گھر ہی نہیں ہیں
نئی بستیوں کا یہی المیہ ہے

فلک بوسیوں پر مبارک سلامت
مرے چار تنکوں پہ دنیا خفا ہے

دکھاؤ غزل نکتہ چینوں کو میرے
مرے دستخط ہیں یہ میرا کہا ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

دل کی آوارگی سے ڈرتے ہیں
ہم بھلا کب کسی سے ڈرتے ہیں

کون بھرتا ہے دم چراغوں کا
سائے بھی روشنی سے ڈرتے ہیں

وہ جو کہتے ہیں مرثیے دل کے
لفظ کی دوستی سے ڈرتے ہیں

اس کی آنکھوں میں ڈوب کر جانا
لوگ کیوں خامشی سے ڈرتے ہیں

پوجنے والے سورجوں کے سلیم
رات کی زندگی سے ڈرتے ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

آئنوں کا جواب ہوجاؤ
تم غزل کی کتاب ہوجاؤ

برف چہروں کی سب پگھل جائے
تم اگر بے نقاب ہوجاؤ

میں ہتھیلی میں اک جزیرہ ہوں
تم جو چاہو سراب ہوجاؤ

خوشبوئیں بھی اداس ہوتی ہیں
ہم سے مل لو گلاب ہوجاؤ

جو مکمل بھی ہو مسلسل بھی
اس صدی کا وہ خواب ہوجاؤ

چاندنی کا فریب ٹوٹے گا
دھوپ کے ہمرکاب ہوجاؤ

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ایک صفحہ الٹ نہیں سکتے
ہم کتابوں میں بٹ نہیں سکتے

ہے جو دریا سمیٹ لے خود کو
ہم کنارے سے ہٹ نہیں سکتے

سرحدوں کو پھلانگنا دشوار
مورچوں سے بھی ہٹ نہیں سکتے

ہم کو مٹنا ہے مٹ ہی سکتے ہیں
شام کے سائے گھٹ نہیں سکتے

آسمانوں میں طے شدہ رشتے
سرحدوں میں سمٹ نہیں سکتے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

یہ آنکھیں تھیں نہ منظر ہی نیا تھا
نیا سورج سراسر ہی نیا تھا

پرانی وہ عمارت ڈھ چکی تھی
تغیر میرے اندر ہی نیا تھا

میں اپنے دوستوں کو جانتا ہوں
مری جانب یہ پتھر ہی نیا تھا

مجھے وہ جان لے گا اک نہ اک دن
یہ مجھ میں جاگزیں ڈر ہی نیا تھا

عجب یہ سانحہ گذرا ہے مجھ پر
مرے سائے کا محور ہی نیا تھا

تھے ریتیلے مری آنکھوں کے دریا
نہ سینے میں سمندر ہی نیا تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

تمام ہونے کی جستجو ہے
نظر کہ جلتا ہوا لہو ہے

وہ آئنہ ہے کہ دم بخود ہوں
مرے مقابل مرا عدو ہے

اڑان بھرتا کوئی پرندہ
اذان دیتا ہوا لہو ہے

میں جس کی آنکھوں میں جاگتا ہوں
وہ آئنوں میں چہار سُو ہے

غزل کی رسوائیوں کا ڈر ہے
عزیز لفظوں کی آبرو ہے

ہے نذر اس کی یہ تنہا مصرعہ
"بدن کہ میزان رنگ و بو ہے"

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

کبھی آنکھوں کبھی خوابوں کا رونا
مرے سینے میں ہے صدیوں کا رونا

ہمارے ساتھ ہی جائیگا شاید
حسیں خوابوں، حسیں چہروں کا رونا

ہمیں اپنے چراغوں کی پڑی ہے
ادھر شاید کہ ہے طاقوں کا رونا

کہیں کس کس سے آخر کب تلک ہم
ترے لہجے تری باتوں کا رونا

اسے جگنو، ستارہ، پھول، کردے
مجھے خوش آگیا راتوں کا رونا

دلوں کے بھید تو اللہ جانے
نظر آتا ہے بس آنکھوں کا رونا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

نمرود

❖

بارش کی خبر
وہ کیا رکھتا
جس کے کہے پر
آگ لگی تھی بستی میں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

اداس لمحہ

❖

ذرا سنو!

یہ اداس لمحہ تو عارضی ہے

نصیب منظر

یہ آنکھ پیکر

ہر ایک اپنی جگہ برابر

غلط تو میں بھی ہوں اور تم بھی

جو تم میں ہم میں یہ رنجشیں ہیں

محبتوں کی امانتیں ہیں

اداس لمحہ

محیط بھی ہے بسیط بھی ہے

جو تار دل کے جھنجھوڑ ڈالے وہ گیت بھی ہے

ذرا سنو!

یہ اداس لمحہ تو عارضی ہے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وہ دور قدموں کی چاپ کیسی
کہیں یہ آہٹ
دلوں کے موسم نہ پھونک ڈالے
ہماری اپنی وراثتوں کو

نہ بھسم کردے

محبتوں کی یہ خشک مٹی
ذرا سی شبنم سے جی اٹھے گی
چلو کہ اصنام نفرتوں کے
سفید تیشے سے توڑ ڈالیں
ذرا سنو!
یہ اداس لمحہ تو عارضی ہے

★

—O—

کیا نیلم کیا مرجاں ہے، میرے آنسو لوٹا دو
کہنا کتنا آساں ہے، میرے آنسو لوٹا دو

نہ جگنو، تارا، دیپک، نہ شبنم، موتی، ٹھنڈک
میرا گھر بھی ویراں ہے، میرے آنسو لوٹا دو

—O—

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ کون ہے ؟

(جسٹس سری کرشن کی نذر)

یہ کون ہے ؟
جو کر رہا ہے
ظلم سے مناظرے
جو کر رہا ہے
عدل کے مظاہرے

یہ کون ہے ؟
مرے عہد کے کنس کو
جو آئینہ دکھا گیا
جگا کے ارجنوں کو
گرو نیا سکھا گیا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

یہ کون ہے؟
کہ جس کی بانسری
کی روشنی
سے جل اٹھی
ہیں مشعلیں

یہ کون ہے؟
کہ جس کے منتظر
تھے ظلم سے مناظرے
یہ عدل کے مظاہرے

★

اس کو دشمن ہزار بار کیا
دوستوں میں جسے شمار کیا

★

دل پہ طاری ہے موسم ہجرت
کیا کریں اب سفر نہیں ہوتا

دل کو اخبار تم نہیں کرتے
واقعہ مشتہر نہیں ہوتا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

چھن گئے منظروں کے حوالے
کچھ پڑھیں کچھ لکھیں آنکھ والے

سوچ کے چار چھینٹے بہت ہیں
فصل پھر آئنوں کی اُگالے

پھر لہو کا پتہ ہم کو دیدے
پھر ہتھیلی پہ مہندی سجالے

ہم مخاطب کا چہرہ پڑھیں گے
تم کتابوں میں رکھنا حوالے

زندگی کے مسیحا سے کہنا
اس کنویں سے ہمیں بھی نکالے

اک خبر یہ بھی اخبار میں ہے
اب بھی بکتے ہیں اردو رسالے

ہاں ! غزل ہے ہماری وراثت
ہم کہ ٹھہرے دکن دیس والے

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

ذکر بھی آس پاس مت کرنا
چاہتیں بے لباس مت کرنا

زندگی کی کہانیاں لکھنا
حاشیئے اقتباس مت کرنا

دل میں جتنے چراغ جلتے ہیں
ان کو سایہ شناس مت کرنا

پتھروں کو اچھالنے والو !
ہم کو شیشہ قیاس مت کرنا

رنگ تو یوں بھی مسکراتے ہیں
خوشبوؤں کو اداس مت کرنا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

اپنے آنگن میں ایک پودا تھا
غم کہاں بادلوں پہ لکھا تھا

تھیں دھنک رنگ ساعتیں کیا کیا
میری آنکھوں میں ایک لمحہ تھا

مجھ سے شاداب سبز پتے کا
نام کس نے ہوا پہ لکھا تھا

نیند سے دشمنی تو قائم ہے
خواب تھا وہ، جو ہم نے دیکھا تھا

درد ہوتا مگر نہیں ہوتا
وہ عجب بے ریا مسیحا تھا

الجھے دھاگے سلجھ گئے تھے کئی
تم نے کچھ دیر تو ٹھہرنا تھا

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

❖

دھوپ بوئیں کہ دھوپ کاٹیں ہم
واقعہ چاند سا تراشیں ہم

اختلافات ہوتے رہتے ہیں
اتفاقات ہی نبھالیں ہم

زندگی کیا اسی کو کہتے ہیں
الٹی سیدھی سی چند سانسیں ہم

دشمنی بھی اسی سے کرتے ہیں
دوستی جس سے کچھ نبھادیں ہم

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

ہر کسی کو عجب توقع ہے
درد ہو کوئی تب تو بانٹیں ہم

اپنے بچوں کو کیسے سمجھائیں
ڈھونڈھ کر لاچکے مثالیں ہم

کب تلک یوں بدن کے نیزے پر
اپنا سر آپ ہی اچھالیں ہم

اپنی مٹی ہمیں بلاتی ہے
کب تلک بادلوں کو چھانٹیں ہم

اپنے قد پر ہے اختیار سلیمؔ
بڑھتے سائے ہی کچھ گھٹالیں ہم

★

کانٹوں میں باتیں پھولوں کی
تہذیب نئی ہے لفظوں کی

★

موسم موسم آتی ہیں
یادیں پھول کھلاتی ہیں

جھوٹی سچی رسمیں ہی
گرُ جیون کے سکھاتی ہیں

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

وابستگانِ "وابستہ" سے....

"وابستہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ نے چاہا تو کتاب آپ کی پذیرائی کی مستحق بھی قرار پائے گی۔ ساتھ ہی مجھے یقین ہے کہ یہ شعری مجموعوں کی بھیڑ میں محض ایک اضافہ ثابت نہیں ہو گا۔ میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ میرا تعلق ولی، سراج، وجد، قاضی سلیم، بشر نواز، قمر اقبال اور جاوید ناصر کی سرزمین سے ہے۔ وابستہ اسی تابندہ شعری روایت سے وابستگی کا اظہار ہے میرے لیے وابستہ کی اشاعت ایک تحیر آمیز تجربے کا درجہ رکھتی ہے۔ اس دوران ایسے کئی دوست دور ہوئے جن سے دوری کا تصور محال تھا تو ایسے کئی لوگ قریب آئے جن سے خلوص کا کوئی رشتہ نہ تھا۔

ڈاکٹر ارتکاز افضل، ڈاکٹر عتیق اللہ، محترم بشر نواز، محترم وزیر آغا اور جناب جاوید ناصر نے اردو ادب کے اس ادنی طالب علم کی خاطر اپنے قلم کو زحمت دی۔ ان حضرات کی سپاس گزاری کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت میں جہاں ڈاکٹر مظہر محی الدین، پروفیسر میر تراب علی اور جناب خواجہ معین الدین کے گرانقدر مشورے شامل ہیں وہیں جناب فاروق شمیم، جناب حافظ عیاض فاروقی، جناب نورالحسنین، جناب منتہیٰ محی الدین عبید اور جناب عبدالعزیز (بابا) کا عملی تعاون بھی مجھے حاصل رہا۔ میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

میرے احباب میں جناب تحسین احمد خان، جناب غلام محمد خمیسہ، جناب اشفاق عالم صدیقی، جناب عرفان الرحمن خان، جناب محمد موسی، جناب طیب بخاری، جناب شجاع کامل اور جناب سمیع اللہ خان کا بھی از حد ممنون ہوں جنھوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور جنھیں مجھ سے زیادہ شدت سے وابستہ کی اشاعت کا انتظار تھا۔

آرچی گرافکس کے سید اطہر احمد، سویرا آفسیٹ پرنٹرس کے سید سلیم قادری، ڈیزائن شاپ کے معین شیخ اور سنجے مولے کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے انتہائی قلیل عرصے میں اس کتاب کو یہ خوبصورت روپ عطا کیا۔

آخر میں اپنے عزیز بھائی مخدوم محی الدین کی تگ و دو کا ذکر بھی ضروری ہے جس کے بغیر اس کتاب کی اشاعت ایک ناممکن امر تھا۔ میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گا کہ یہ میرا حق تھا اور مجھے احساس ہے کہ میں اپنا حق کچھ زیادہ ہی وصول کرتا ہوں۔"

سلیم محی الدین

Scanned by CamScanner

www.urduchannel.in

سلیم محی الدین، جانی پہچانی زمین اور مانوس آسماں کے شاعر ہیں، آشنا لہجے اور شناسا الفاظ کا ان کی دولتِ بیدار میں شمار ہوتا ہے

ان کا تربیّت یافتہ ذہن جہاں کلاسکیت کا رفیق ہے وہاں جدیدیت کا ہم سفر بھی ہے۔ ان کو تازہ ہواؤں کا احساس ہے اور اپنی سمتوں کا علم بھی ہے، ایک تازگی کا عالم ہے، ان کی صدا، آوازوں کے اس ہجوم میں صاف سنائی دیتی ہے۔

ان کی شاعری وہ وعدہ ہے جس کی تکمیل روزِ قیامت کی طرح طے ہے

جاوید ناصر

Scanned by CamScanner